

تونس کے عائلی قوانین — ایک تجزیاتی مطالعہ

Muslim Family Laws in Tunīsia (An Analytical Study)

شبیر احمد*

حافظ عبد الباسط خان**

Abstract:

Tunisia is rightly considered one of the most progressive Arab countries. After marching out from colonial period, a personal law was implemented on 3rd August 1956. Since the promulgation of this law, Tunisia expedites its journey to modernism. The article 18 of this law prohibits polygamy and offenders may be subject to a prison sentence of one year and a fine of two hundred and forty thousand franc. Under the code 30 and 31 of this law, oral pronouncement of Talaq is prohibited. Only court can grant a divorce on the basis of: (a) mutual consent of both parties (b) the request of one party without specific grounds (c) abuse or injury. Moreover, in 2017, the Muslim woman was allowed to marry a non-Muslim. Recently, on 10 March 2018 Hundreds of women took to the streets in the Tunisian capital to demand equal inheritance rights as men. In this progressive country, these and many other laws keep a clear contradiction to Quran and Sunnah.

Key words: Muslim Family Laws, Tunīsia, Women empowerment movements.

عائلی قوانین کسی مذہب، ثقافت یا ملک کے بارے اس کے ماننے یا اس میں رہنے والوں کے مجموعی مزاج زن و شو کے تعلقات کی نوعیت اور خاندانی نظام کے مظہر ہوتے ہیں۔ دین مبین، دین اسلام سے جہاں زندگی کا ہر شعبہ واضح احکام خداوندی کے دائرہ میں آتا ہے، پھر یہ دین، دین فطرت بھی ہے جہاں ہر حکم فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔ اسلام کے عائلی تعلیمات یا تو براہ راست قرآن و سنت میں مذکور ہیں یا علم و خشیت کے حامل علماء کے حاصلات اجتہاد ہیں۔ جب تک مسلمان استخلاف فی الارض کے رتبہ پر فائز رہے، ہر ہر علاقہ میں کسی ایک معین مسلک فقہ کی عملداری قضاء اور افتاء میں جھلکتی رہی۔ لیکن جونہی وہن و نفاق کی دیمک نے اس امت کو کھوکھلا کرنا شروع کیا،

*ریسرچ اسکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

تمدن و معاشرت، تجارت و معیشت کے رجحانات و معیارات سب مغضوب و ضال اقوام طے کرنے لگیں، ایسے میں معین مسلک کی انتظامی پابندی کو ملکی سطح پر تقنین کے باب میں قائم رکھنا مشکل ہوا اور مدون قوانین میں پورے اسلامی ذخیرے سے انتخاب و اختیار کا طریقہ گویا ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔ اب تمام مسلم ممالک جہاں مدون عائلی قوانین نافذ ہیں، ان کو دو پہلوؤں سے زیر تحقیق لانے کی ضرورت ہے۔ ایک اس پہلو سے کہ دور استعمار سے آزادی پر کہیں ان کے قوانین پر اس خاص دور کا اثر تو نہیں پڑا اور کہیں مغرب کے وہ قوانین جو خالص بشری کا وش ہیں اور ایک خاص فکر کے غماز ہیں، ایسی ہدایت سے کشید کیے گئے احکام پر غالب تو نہیں آگئے۔ دوسرا یہ کہ مختلف فقہی مسالک کی یکجائی کسی حد تک مطلوبہ مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس تناظر میں سطور ذیل میں جدت کے راستے پر گامزن ایک مسلم ملک کے عائلی قوانین کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

اسلام میں عبادات کے بعد سب سے اہم شعبہ عائلی قوانین کا ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین (Personal Law) ان کے دین کا ایک جزو ہے اور یہ مسلمانوں کی شناخت کی ایک واضح علامت ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین قرآن و سنت اور فقہ سے ماخوذ ہیں۔ نکاح، طلاق، مہر، میراث کے

بارے میں اسلام نے تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان¹ اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتے ہیں۔

"منکوحہ عورتوں کے قانونی حقوق جو از روئے احکام قرآنی اور کتب فقہ مقرر ہوئے ہیں یورپ کی عورتوں کے حقوق سے بمدارج زیادہ ہیں۔ مسلمان عورت کو نہ صرف فقط مہر ملتا ہے بلکہ اسے اپنی ذاتی املاک پر پورا قبضہ حاصل ہے اور اسے کبھی اخراجات شادی میں حصہ دنیا نہیں پڑتا۔ جس وقت اسے طلاق دی جائے تو نان و نفقہ ملتا ہے اور جب بیوہ ہو جائے تو ایک سال تک شوہر کے مال میں سے نفقہ اور ارث میں ایک مخصوص حصہ دیا جاتا ہے۔"²

سلطنت عثمانیہ نے 1917ء میں عائلی قانون حقوق العائلۃ العثمانیہ³ کے نام سے نافذ کیا۔ یہ اسلامی دنیا میں پہلا مدون عائلی قانون تصور کیا جاتا ہے۔⁴ حقوق العائلۃ العثمانیہ کی تدوین سے پہلے مسلم ممالک میں قاضی حضرات نصوص شرعیہ اور فقہی کتابوں میں ذکر شدہ فقہی احکام کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ جب سلطنت عثمانیہ نے حقوق العائلۃ العثمانیہ (عائلی قوانین) وضع کیے تو پھر مسلم دنیا میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ بلکہ سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد اکثر مسلم ممالک میں یہ قانون نافذ رہا۔ تونس بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں یہ قانون نافذ رہا۔ سلطنت عثمانیہ کے امراء چونکہ حنفی تھے اس لئے ان کے زیر اثر اہل تونس بھی فقہ حنفی سے متاثر ہوئے۔⁵ البتہ فقہ حنفی کو یہاں کے ممالک میں فقہ مالکی جیسی پذیرائی نہ ملی۔⁶

فرانس کے تسلط کے دوران تونس کے عائلی قوانین میں کوئی رد و بدل نہیں ہوئی۔ حکومت فرانس نے تونس کے سول لاء، کریمنل لاء اور کمرشل لاء میں تبدیلیاں کیں لیکن عائلی قوانین میں کوئی تغیر و تبدیلی نہیں کی۔⁷ M. M. Charrad⁸ لکھتی ہیں:

The French colonized Tunisia from 1881 until 1956 and left Islamic family law in place throughout the period for the Tunisian population, in part because they could exert their rule without changing family law. Furthermore, they knew that a family law reform could be politically explosive. Nationalist leaders also wanted to keep Islamic family law. They took it as a symbol of cultural identity to be preserved at all cost in the fight against colonization.

استعمار فرانس 1881ء سے لیکر 1956ء تک تونس کے عائلی قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ کیونکہ فرانسیسی استعمار عائلی قوانین میں تبدیلی لائے بغیر بھی اپنی حکومت چلا سکتی تھی۔ علاوہ ازیں وہ جانتے تھے کہ تونس کے عائلی قوانین میں تبدیلی کہیں سیاسی تبدیلی کے لئے دھماکہ خیز مواد ثابت نہ ہو۔ تونس کے قوم پرست رہنما بھی عائلی قوانین میں تبدیلی کے خلاف تھے۔ وہ عائلی قوانین کو ثقافتی نشان سمجھتے تھے اور اسے ہر قیمت پر بحال رکھنا چاہتے تھے، چاہے اس کی حفاظت لئے استعماری طاقت کے خلاف لڑنا بھی پڑے۔

فرانس کے زیر تسلط آتے ہی آزادی پسند لوگوں نے کوششیں شروع کیں۔ جامعہ الزيتونہ، مدرسہ الخلدونہ¹⁰ اور مدرسہ الصادقیہ¹¹ کے فضلاء اور طلباء نے اپنی تحریروں، تقریروں اور جلسے جلوسوں سے عوام میں آزادی کے جذبات کو اجاگر کرنا شروع کیا۔¹² ان مدارس کے فضلاء نے ملک کی آزادی کے لئے مختلف تنظیمیں بنائی۔ الصادقیہ کے فضلاء نے 1905ء میں ایک تنظیم بنائی جس کا نام جمعیتہ قدامت تلامذۃ المدرسۃ الصادقیۃ تھا۔ ان طلباء و فضلاء نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ الصادقیہ کے فضلاء نے پہلے الرائد التونسي اور پھر الحاضرۃ کے نام سے عربی زبان میں چھپنے والے ہفتہ وار اخبار جاری کیے۔¹³ 1907ء میں ایک جماعت الشبا ب التونسي¹⁴ نے فرانسیسی اور عربی دونوں زبانوں میں چھپنے والا ایک اخبار "التونسی" جاری کیا۔¹⁵ ان جماعت کے علاوہ تونس کی بیداری میں جمال الدین افغانی¹⁶، محمد عبدہ¹⁷، اور شکیب أرسلان¹⁸ کے اثرات بھی کافی تھے۔ محمد عبدہ 1884ء میں دو مرتبہ تونس آئے تھے اور انہوں نے

مدرسہ خلدونیہ کی تاسیس کے بارے میں بشیر صفر¹⁹ کو مفید مشورے دیئے تھے۔ اس طرح شکیب أرسلان تونس کے قوم پرستوں اور مشرق کے مسلمان رہنماؤں کے درمیان رابطہ کا کام دیتے تھے۔²⁰ فرانس سے آزادی حاصل کرنے کے بعد فوراً مملکت تونس²¹ کے بادشاہ محمد الامین باشا بای کی طرف سے وزیر عدل و انصاف احمد المستیری²³ نے 3 اگست 1956ء کو مجلۃ الاحوال الشخصیہ (عائلی قوانین کا مجلہ) پیش کیا۔ تاہم اس کی نشر و اشاعت 13 اگست 1956ء ہوئی اور یکم جنوری 1957ء سے تونس میں نافذ العمل ہو گیا۔²⁴

تونس کا جدید عائلی قوانین کی طرف پیش قدمی کے منجملہ دیگر اسباب کے تین بڑے وجوہات یہ تھے: 1۔ تونس کے شرعی عدالتوں دو قاضی ہوتے تھے ایک حنفی اور دوسرا مالکی۔ وہ اسلامی شریعت کی روشنی میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق لوگوں کے تنازعات و مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ فقہی اختلاف کی بنا پر بعض مسائل میں دونوں قاضیوں کے فیصلے مختلف ہوتے تھے۔²⁵ جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے تنازع حل کرنے میں مشکلات درپیش تھیں۔ تونس کے عوام و خواص نے قوانین میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے غور شروع کیا۔

2۔ جدیدیت کی تحریک انیسویں صدی عیسوی اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں مشرق وسطیٰ میں زوروں پر تھی۔ کئی ممالک نے جدیدیت سے متاثر ہو کر خواتین کے حقوق کے لئے اپنے قوانین میں مثبت تبدیلیاں کیں۔ اس دورانیے میں ملکی قانون، جنسی مساوات، حقوق نسواں اور حق شہریت جیسی موضوعات عوامی بحثوں اور میڈیا کے توجہ کا مرکز تھیں۔ پروفیسر ایمل گرامی²⁶ لکھتی ہیں:

Throughout the twentieth century, the status of women in Tunisia has been caught up in political wars fought largely over other issues such as colonialism, nationalism, modernity, and Islamic cultural identity. By taking the decision to reform the family law, the state redefines rights and obligations for all citizens. Behind the promulgation of a new family law there is a vision of a modern society.²⁷

بیسویں صدی عیسوی کے دوران تونس میں حقوق نسواں سیاسی جنگ و جدال کی نظر ہو گئی۔ یہ لڑائیاں استعماریت، قومیت، جدیدیت اور اسلامی ثقافت کی شناخت کے لئے لڑی گئیں۔ ریاست نے عائلی قوانین میں اصلاح کے ساتھ ساتھ تمام شہریوں کے حقوق کو از سر نو ترتیب دی۔ جدید عائلی قوانین کی تدوین اور تشہیر ایک جدید معاشرے کی عکاسی کا مظہر ہے۔

3۔ تونس میں حقوق نسواں کی تحریک کی کوششیں بھی عدالتی نظام میں تبدیلی کے لئے محرک بنیں۔ حقوق نسواں کے لئے سنہ 1930ء میں جامعہ زیتونہ کے ایک فاضل طاہر حداد نے امرأتنا فی الشریعة والمجتمع (ہماری عورت شریعت اور معاشرے میں) نامی کتاب لکھی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اسلام تعدد ازواج کی اجازت نہیں دیتا۔ تعدد ازواج تو زمانہ جاہلیت کے بری رسموں میں سے ایک رسم ہے جسے اسلام نے تدریجاً روک لیا۔²⁸ طلاق کے بارے میں لکھتا ہے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔²⁹ اسی طرح حجاب کے متعلق لکھتا ہے کہ اسلام نے عورت کو پورے جسم ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا ہے۔³⁰ طاہر حداد نے عورتوں کی آزادی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تونس کی آزادی عورت کی آزادی کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہے۔³¹ طاہر حداد کو اپنے ان نظریات کی وجہ سے تونس کے معاشرے میں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔³² تاہم اس کتاب کی تصنیف نے تونس کے معاشرے میں عائلی قوانین کی تدوین و تشکیل کے لئے ایک راہ فراہم کی۔

تونس کے معاشرے میں عورتوں کی حالت زار کا اندازہ لگاتے ہوئے علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس کو موضوع بنایا۔ تونس کے ایک عظیم مورخ احمد بن ابی الضیاف³³ نے رسالہ فی حقوق المرأة³⁴ لکھا جو دارصل یورپ کی طرف سے مسلمان عورت کی حالت پر وارد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح الشیخ محمد السنوسی³⁵ عورتوں کے حقوق میں اپنے ایک پیغام میں لکھتے ہیں:³⁶

میں عورت کو عقیدت و احترام کا سلام پیش کرتا ہوں۔ اسلام ہمیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ان کے ساتھ رشتے کو جوڑنے کا حکم دیتا ہے اور ہمیں ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ محمد سنوسی نے عورتوں کے لئے مساوی حقوق کی بات کی۔³⁷

عائلی قوانین کی تشکیل و تدوین کے لئے تونس کے علماء نے ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کے سربراہ شیخ الاسلام محمد العزیز جعیت³⁸ تھے جب 1947ء میں وہ تونس کے وزیر عدل و انصاف مقرر ہوئے تو انہوں نے عائلی قوانین پر مشتمل ایک مجلہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا مجلہ تیار کیا جائے جو دور جدید کے ہم آہنگ اور فقہ مالکی و فقہ حنفی کے راجح اقوال پر مشتمل ہو۔ انہوں نے لائٹہ مجلہ الاحکام الشرعیہ کے نام سے عائلی قوانین مرتب کیے۔ لیکن استعماری طاقت کی موجودگی میں یہ قوانین نافذ نہ ہو سکے۔³⁹

یہ مجلہ 768 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں 2463 آرٹیکلز ہیں۔ حنفی اور مالکی فقہ سے اخذ شدہ قوانین کو متوازی کالموں میں لکھا گیا ہے۔ اس مجلہ کے 300 صفحات عائلی قوانین پر مشتمل ہے۔ جس میں کل 903 دفعات ہیں۔⁴⁰

مجلہ میں تین کتابیں ہیں۔ جن کے عنوانات یہ ہیں: 1۔ الاحکام المختصة بالانسان وفيه ابواب، الباب الاول فی النکاح، 2۔ الميراث 3۔ احکام الحجر و اسباب الحجر ان کتابوں میں پھر ابواب اور فصول ہیں۔ جس کے تحت فقہ مالکی اور فقہ حنفی کے راجح اقوال درج ہیں۔⁴¹

تونس کے عائلی قوانین کا مجلہ الأحوال الأحوال الشخصیہ کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیت کے مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ مثال کے طور پر الشیخ جعیت کے مرتب کردہ لائٹہ مجلہ الاحکام الشرعیہ کا پہلا مادہ ہے:

الفقه المالکی

کل من الوعد فی النکاح والمواعدة به لا يعتبر نکاحا ولا يقضى بالوفاء به فللمخاطب العدول عن خطبها وللمخطوبة او وليها رد الخاطب ولو بعد قبول المهر كله ا وبعد قبول هدية الخطبة او هدايا المراسم⁴²

الفقه الحنفی

الوعد بالنکاح فی المستقبل ومجرد قراءة الفاتحة بدون عقد شرعي بايجاب و قبول لا يكون کل منهما نکاحا، وللمخاطب العدول عن خطبها وللمخطوبة رد الخاطب ولو بعد قبولها او قبول وليها ان كانت قاصرة هدية الخطبة ودفعه المهر كله او بعضه⁴³

یہی عبارت تونس کے مجلہ الأحوال الشخصیہ کے آرٹیکل نمبر 1 اور 2 میں اسی طرح مذکور ہے:

الفصل الأول-كل من الوعد بالزواج والمواعدة به لا يعتبر زواجا ولا يقضى به.
الفصل 2 - لكل واحد من الخطيبين أن يسترد الهدايا التي يقدمها إلى الآخر، ما لم يكن العدول من قبله أو وجد شرط خاص.⁴⁴

نکاح سے پہلے طرفین کے درمیان کئے گئے وعدے کا اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ نکاح تصور کیا جائے گا۔ نکاح کا پیغام دینے والے مرد اور عورت دونوں کو پیشگی دیئے گئے تحفے تحائف کے واپس لینے کا اختیار ہے، جب تک نکاح سے فرار مرد کی طرف سے نہ ہو۔
تونس کے عائلی قوانین کا مجلہ الأحوال الشخصية کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیت کے اسی مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ لیکن مجلہ الأحوال الشخصية میں طلاق اور تعدد ازواج کے متعلق مادے الشیخ جعیت کے لائحہ سے نہیں لیے گئے ہیں۔⁴⁵

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں۔ اس کی وجہ J. N. D. Anderson⁴⁶ یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلہ میں زیادہ تر استفادہ الشیخ جعیت کا مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشرعیہ سے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔⁴⁷

تونس کے عائلی قوانین — تدوین کا طریقہ کار:

تونس کے عائلی قوانین عرب ممالک میں جدید قانون سازی کی طرف ایک پیش رفت تھا۔ نومبر 2006ء میں لائبریری آف کانگریس نے واشنگٹن ڈی سی میں ایک مجلس مباحثہ منعقد کرانے کا اہتمام کیا۔ اس مجلس میں جسٹس Sandra Day O'Connor⁴⁸ نے کہا کہ تونس بقیہ مسلم ممالک کے لئے عائلی قوانین کے حوالے سے ایک ماڈل ملک ہے۔⁴⁹ تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں درج ذیل اہم باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔⁵⁰

1. کسی متعین مسلک کی عدم تقلید:

تونس کے عائلی قوانین میں کسی ایک متعین مذہب کی تقلید کی قید نہیں ہے۔ بلکہ مذاہب اربعہ کے علاوہ دوسرے فقہاء کے اقوال سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ عائلی قوانین کی تدوین میں تلفیق Patching⁵¹ سے کام لیا گیا۔

پروفیسر John L. Esposito⁵² تلفیق کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں :

Talfig is a method by which the views of different schools or jurists are combined to form a single regulation.⁵³

تلفیق ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے مختلف مسلکوں یا فقہاء کے اقوال کو اکٹھا کر کے اس سے ایک مرکب ضابطہ بنایا جائے۔

تلفیق کا جواز اور عدم جواز معاصر اہل علم کی بحث کا بہت بڑا موضوع ہے۔ تلفیق کے مانعین اور مجوزین دونوں کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ تلفیق اگر محرمات کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرانے والی ہو تو ایسی تلفیق جائز نہیں ہے⁵⁴۔ اسی طرح وہ تلفیق جو جان بوجھ کر مختلف مسلکوں میں رخصتیں تلاش کرنے کے لئے ہو یا نفس کی خواہش کی بنا پر ہو، بھی حرام ہے۔⁵⁵

2. سدذرائع پر عمل :

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں سد ذرائع سے بھی کام لیا گیا ہے۔ سد ذرائع سے مراد ایسے امور وسائل کو حرام قرار دینے کا نام ہے جو کسی حرام کام میں پڑ جانے کا سبب بنے۔⁵⁶ وہ ذرائع اور وسائل فی نفسہ حرام نہ ہو بلکہ کسی دوسرے حرام کام کا ذریعہ بننے کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے ہوں۔

امام مالکؒ کے نزدیک سد ذرائع ایک مستقل دلیل ہے اور انہوں نے فقہی احکام کے استنباط میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ فقہ مالکی کی کتب میں ذرائع یا سد ذرائع کے تحت مختلف فقہاء نے اس فقہی دلیل کو تفصیل بیان کی ہے۔⁵⁷

3۔ مقاصد شریعت سے استفادہ:

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں مقاصد شریعت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مقاصد شریعت سے مراد وہ اہداف، أغراض ہیں جو اسلامی شریعت کے جملہ احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پیش نظر رہتے ہیں۔ شریعت کے احکام میں جو مصلحتیں پنہاں ہیں اور جو حکمت پیش نظر ہے، اس کا مطالعہ مقاصد شریعت کے عنوان کے تحت کیا جاتا ہے۔⁵⁸ محمد طاہر ابن عاشور⁵⁹ علم مقاصد شریعت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

أما علم مقاصد الشريعة فهو عبارة عن الوقوف على المعاني والحكم الملحوظة للشارع في جميع أحوال التشريع أو معظّمها. وتدخل في ذلك أوصاف الشريعة وغاياتها العامة، والمعاني التي لا يخلو التشريع من ملاحظتها. وكذلك ما يكون من معاني من الحكم لم تكن ملحوظة في سائر أنواع الأحكام، ولكنها ملحوظة في أنواع كثيرة منها.⁶⁰

علم مقاصد شریعت شرعی احکام میں شارع کے ملحوظہ اسباب اور حکمتوں کو جاننے کا نام ہے۔ اس میں شریعت کے اوصاف اور عام فائدے بھی داخل ہیں اور ایسے مقاصد و اسباب بھی جن کو شریعت نے ملحوظ رکھا ہے۔ اسی طرح وہ معانی جو تمام احکام میں ملحوظ نہ ہو بلکہ اکثر انواع میں ملحوظ ہو۔

دور حاضر میں بعض اہل علم صرف مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کے قائل بلکہ مصر ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی⁶¹ نے مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کرنے کو خطرناک کہا ہے۔⁶²

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین مسلم عرب دنیا میں جدت کے حوالے سے قانون سازی کی واحد اور پہلی مثال تھی۔ اس ضابطے کے تحت ملک میں پہلے سے قائم شرعی عدالتیں ختم کی گئیں اور اس کی جگہ سیکولر عدالتوں نے لی۔⁶³ یہ مجلہ درج ذیل بارہ کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔

کتاب الأول: الفصول من 1 إلى 28	في المراكنة
کتاب الثاني: الفصول من 29 إلى 33	في الطلاق
کتاب الثالث: الفصول من 34 إلى 36	في العدة
کتاب الرابع: الفصول من 37 إلى 53	في النفقة
کتاب الخامس: الفصول من 54 إلى 67	في الحضانة
کتاب السادس: الفصول من 68 إلى 76	في النسب
کتاب السابع: الفصول من 77 إلى 80	في أحكام اللقيط
کتاب الثامن: الفصول من 81 إلى 84	في أحكام المفقود
کتاب التاسع: الفصول من 85 إلى 152	في الميراث

الكتاب العاشر: الفصول من 153 إلى 170 في الحجر والرشد⁶⁴

ابتدائی طور پر وصیت اور بہ کے متعلق احکام اس مجلہ کا حصہ نہ تھے جو بعد میں اس کا حصہ بنیں۔ اس کی وجہ J. N. D. Anderson⁶⁵ یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلہ میں زیادہ تر استفادہ الشیخ جعیت کا مرتب کردہ لائحۃ الاحکام الشرعیہ سے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔⁶⁶

1958ء کو تونس کے عائلی قوانین میں متبنی⁶⁷ بنانے کے احکامات کا اضافہ کیا گیا۔ 1959ء کو وصیت کے متعلق ایک باب کا اضافہ کیا گیا۔⁶⁸ 28 مئی 1964 کو مجلہ میں بارہویں کتاب جو بہ کے متعلق ہے کا اضافہ کیا گیا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مجلہ میں ترمیمات کی گئیں۔ 12 جولائی 1993ء کو اس مجلہ میں سب سے اہم جنسی مساوات کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر گھریلو اور خاندانی امور کے علاوہ اولاد پر خرچ کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا۔⁶⁹

جس میں مختلف موضوعات کے تحت کل 213 دفعات ہیں۔ جو عربی اور فرانسیسی زبان میں ہے۔ اس ضابطے کے نفاذ جدت اور اصلاح کی طرف ایک اہم قدم شمار کیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں یہ ضابطہ اسلام کی ایک نئی اور جدید تشریح سے تعبیر کیا گیا۔⁷⁰ مذہبی لوگوں نے ہرچند اس کی مخالفت کی لیکن وہ بے بس تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔⁷¹

تونس کا ضابطہ برائے عائلی قوانین اسلامی عائلی قوانین میں اہم تبدیلیوں کا مظہر ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ اس میں تعدد ازواج ممنوع قرار دی گئی اور طلاق کا اختیار کو عدالتوں کو دیا گیا ہے طلاق، خضانت (پرورش) اور نسب جیسے مسائل میں بھی عورتوں کے اختیارات کو وسیع کیا۔ حقوق نسواں نے اسے بہت زیادہ سراہا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کیا۔ حقوق نسواں کی تنظیموں کی طرف سے عرب دنیا میں تعدد ازواج کو خواتین کے حقوق کی پامالی کا بہت بڑا سبب سمجھا جاتا ہے۔ عرب دنیا میں تونس وہ واحد اور پہلا ملک ہے جہاں دوسرا نکاح کرنا ایک قانونی جرم ہے۔ مجلۃ الاحوال الشخصیہ کے آرٹیکل نمبر 18 میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔

کل من تزوج وهو في حالة الزوجية وقبل فك عصمة الزواج السابق يعاقب بالسجن لمدة عام وبخطية قدرها مائتان وأربعون ألف فرنك أو بإحدى العقوبتين ولو أن الزواج الجديد لم يبرم طبق أحكام القانون⁷²۔

یعنی جس شادی شدہ شخص نے سابقہ نکاح کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کیا تو اس شخص ایک سال قید کی سزا اور دولاکھ چالیس ہزار فرنک⁷³ جرمانہ کیا جائے گا چاہے نیا نکاح قانون کے مطابق نہ بھی ہو۔

اسی طرح طلاق کے متعلق مجلہ کے آرٹیکل 30 اور 31 میں اس طرح مذکور ہے۔

30- لا يقع الطلاق إلا لدى المحكمة 31- حكم بالطلاق 1: . بتراضي الزوجين، 2. بناء على طلب أحد الزوجين بسبب ما حصل له من ضرر، 3. بناء على رغبة الزوج إنشاء الطلاق أو مطالبة الزوجة به⁷⁴۔

عدالت کے رو برو دی گئی طلاق کا اعتبار ہو گا۔ طلاق زوجین کی رضامندی سے واقع ہو گی۔ اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک کو نکاح کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہو یا میاں بیوی میں سے کوئی ایک طلاق لینے کی خواہش کرے تو عدالت ان صورتوں میں طلاق کی ڈگری جاری کرے گی۔

سنہ 1993ء میں جب اس مجلہ میں ترمیم کی گئی تو اس کے بعد اب تونسسی خاتون کو یہ حق حاصل ہوا کہ جس طرح تونسسی مرد چاہے جہاں اور جس ملک کے خاتون سے شادی کر کے بچہ جنے تو وہ بچہ تونسسی شمار ہوگا تو اسی طرح اگر تونسسی خاتون جہاں اور جس ملک کے مرد سے نکاح کرے اور بچہ جنے تو وہ بچہ تونسسی شمار ہوگا۔⁷⁵

2008ء کو بچے کے پرورش کرنے والی ماں کی سکونت اور رہائش کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔
مجلہ کے آرٹیکل نمبر 56 یوں ہے:

ان مصاريف شؤون المحضون تقام من ماله الخاص والا فمن مال أبيه واذا لم يكن للحاضنة مسكن فعلى الأب إسكانها مع المحضون.⁷⁶

"محضون (وہ بچہ جو زیر پرورش ہے) کے اخراجات اسکے خاص مال سے ادا کئے جائیں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو والد کے مال میں سے ادا کئے جائیں گے۔ اگر حاضنہ (پرورش کرنے والی والدہ) کا گھر نہ ہو تو والد کے ذمہ ہے کہ بچے کے ساتھ اس کیپرورش کرنے والی والدہ کے لئے بھی رہائش کا بندوبست کرے۔"

اس حوالے سے عائلی قوانین میں انتہائی سختی برتی گئی ہے۔⁷⁷
2017ء حکومت تونس نے جنسی مساوات کے حوالے سے معاصر اسلامی دنیا میں ایک جدید فیصلہ کیا کہ تونس کی خواتین کو اجازت ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ اب تونس کی مسلمان خواتین غیر مسلم سے بھی نکاح کا حق رکھتی ہیں۔⁷⁸

حاصل بحث:

تونس کے عائلی قوانین پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مسلم ملک نے فرانس کے تسلط سے آزادی کے بعد جدت کا سفر اس تیزی سے طے کیا کہ صریح و منصوص اسلامی احکام کا بھی یکسر انکار کیا گیا ہے۔ مجلہ میں اسلامی احکام کی روح کے مقابلے میں ان مغربی مصنفین کی تنقیدوں کا زیادہ خیال رکھا گیا جو وہ اسلامی تعلیمات پر کرتے رہتے ہیں۔ احکام شرعیہ اگر اپنے ثبوت و دلالت میں قطعی ہوں تو ان کا انکار اسلام کی سرحدوں سے تجاوز کرنے لگتا ہے۔ آیت مبارکہ

فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنً وَثُلَّةً وَرُبْعً⁷⁹

اور جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لیا کرو دو دو تین تین اور چار چار - یہ آیت مبارکہ قرآن کریم کی دیگر آیات کی طرح قطعی ہے اور اس کے الفاظ کی اپنے مدلول پر دلالت بھی قطعی ہے - یہ حکم نہ تو منسوخ ہے اور نہ ہی مؤول نہ کوئی خاص گروہ اسی کا مخاطب ہے - جب تخصیص، تاویل اور نتسیخ کا سرے سے احتمال ہی نہیں تو اب محض تاریخت کے ظنی اصول پر جو اسلامی روایت میں کبھی قابل قبول بھی نہیں ہوا، اس حکم صریح کی مخالفت کا کیا معنی ہے -

دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ تونس کی خواتین میں دیگر مسلم ممالک کی خواتین کے برخلاف "ہجرت برائے روزگار" کا رجحان بہت زیادہ ہے اور یہ خواتین خوہرو ہونے کے باعث اکثر اپنی خوبصورتی کا خراج وصول کرتی ہیں۔ پھر اسی طرح مسلمان خاتون کسی غیر مسلم مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی بلکہ اگر خاتون نو مسلم ہو تو اس کا نکاح فوراً فسخ کیا جائے گا۔ جیسے کہ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے:

إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرِّمَتْ عَلَيْهِ⁸⁰

جب ایک عیسائی عورت اپنے خاوند سے ایک گھنٹہ پہلے اسلام لے آئی تو وہ عورت اس مرد پر حرام ہوگئی۔

چنانچہ یہ ائمہ کا متفق علیہ قول بلکہ اجماع ہے۔⁸¹

جدت کی اس اندھی لہر نے سوائے مذہب سے آزادی کے اس ملک کو اور کچھ نہیں دیا جو دیگر گناہوں کی طرح ایک وقتی لذت کی حامل تو ہوتی ہے مگر دنیا و آخرت کے خسران کے سوا کچھ نہیں لاتی۔

حوالہ جات

- 1- ڈاکٹر گستاؤلی بان (Gustave Le Bon) جو ڈاکٹر لی بان کے نام سے مشہور ہیں، ایک فرانسیسی مصنف اور دانشور تھے۔ 1841ء کو فرانس میں پیدا ہوئے۔ اپنی پہلی کتاب "انسان اور انسانی معاشرتی" ان کی ابتدا اور تاریخ کی تصنیف سے مشہور ہو گئے۔ آپ نے سوشیالوجی، اور سیاسیات پر کئی کتابیں لکھیں، مگر یہ دیکھیے: [Gustave Le Bon Biography - Infos - Art Market](http://www.gustave-le-bon.com/)
Retrieved March 17, 2018, from <http://www.gustave-le-bon.com/>
- 2- لی بان، گستاؤلی، ڈاکٹر، تمدن عرب، مترجم سید علی بلگرامی، الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور، ص: 237
- 3- یہ قانون دو کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں کل 157 دفعات تھیں۔ پہلی کتاب میں مناکحات کا ذکر ہے، جس میں چھ ابواب ہیں جو پیغام نکاح، اہلیت نکاح، عقد نکاح، کفو، مہر اور نفقہ کے متعلق ہیں۔ جبکہ دوسری کتاب (حصہ) میں متفرقات کا ذکر ہے، جو طلاق، تفریق اور عدت کے متعلق ہے۔ یہ قانون اگرچہ صرف نکاح اور طلاق کے احکام پر مبنی تھا اور دوسرے عائلی قوانین کا ذکر اس میں موجود نہیں تھا، لیکن مسلم ممالک میں عائلی قوانین کی تدوین کی طرف ایک ابتدائی قدم تھا۔ دیکھیے: عبدالرحمان الصابونی، الدكتور، نظام الاسرة و حل مشکلاتها في ضوء الاسلام، دار الفكر، بیروت، 2001م، ص: 30
- 4- تشوار حمیدو زکیہ، الدكتور، مصلحة المحضون في ضوء الفقه والقوانين الوضعية: دراسة نظرية وتطبيقية مقارنة، دار المنهل، 2008، ص: 15
- 5- تورس: مع أئمة السنة: المذهب الحنفي بتونس
Retrieved March 17, 2018, from <https://www.turess.com/alchourouk/565396>
- 6- فقہ مالکی کو بلاد مغرب میں کیوں پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں لیکن بہتر توجیہ یہ ہے کہ چونکہ بلاد مغرب میں فقہ مالکی کے علماء پہنچے اور پھر ان کے تلامذہ کی وجہ سے فقہ مالکی و باز، پھیل گئے۔ بنی، بنی، اور سحنون بن سعید جیسے گیارہ مالکی علماء یہاں قاضی رہے۔ دیکھیے: الإمام مالک - انتشار المذهب المالکی
Retrieved March 17, 2018, from <http://www.ibnamin.com/malik.htm>
- 7- Tahir Mahmood, Personal law in Islamic country, Academy of Law and Religion, New Delhi, 1987, P- 151
- 8- M. M. Charrad کا بورا نام Mounira M. Charrad ہے۔ ٹیکساس، یونیورسٹی، میر، ایسوس، ایٹ بر و فیسر ہیں۔ وہ انعام یافتہ خاتون، مصنفہ ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ ان کی مشہور کتاب Women's rights ہے۔ دیکھیے: Mounira M. Charrad - UT College of Liberal Arts: - The University of Texas
Retrieved March 17, 2018, from <https://liberalarts.utexas.edu/sociology/faculty/charradm>
- 9- M. M. Charrad, Policy Shifts: State, Islam, and Gender in Tunisia, 1930s-1990s
Social Politics Summer 1997, Oxford University Press, 1997, P- 289
- 10- مدرسۃ الخلدونہ تونس کے دار الخلافہ تیونس میں واقع ہے۔ اس کی بنیاد تونسوی نوجوان بشیر صفر نے 1896ء میں رکھی۔ اس مدرسے کے قیام کا مقصد تونس کے نوجوانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنا تھا۔ اس کو فرانس کے ریڈیڈنٹ جنرل کا تعاون حاصل تھا۔ اسی طرح اس مدرسہ کے قیام کے وقت ایک تنظیم بھی جمعیت الخلدونہ کے نام سے بنائی گئی۔ دیکھیے: عامر علی الغرابی، الإمام عبدالحمید بن بادیس ومنہجہ فی الدعوة من خلال اثارہ فی التفسیر والحديث - الرسالة العلمية، المملكة العربية السعودية، جامعة ام القرى كلية الدعوة و اصول الدين، مكة المكرمة، 1409ھ، ص: 59
- 11- مدرسۃ الصادقیہ کی بنیاد تونس کے وزیر خیر الدین نے 1873ء میں رکھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تونس کے نوجوان دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کو بھی حاصل کرے۔ دیکھیے: احمد بن عبدالسلام، المدرسة الصادقية والصادقيون، المجمع التونسي للعلوم والآداب والفنون، بیت الحكمة، تونس، 1994م
- 12- محمد الازهر الغربي، تونس رغم الاستعمار، دار المنهل، الاردن، 2103م، ص: 113
- 13- Arnold H. Green, The Tunisian Ulama 1873-1915: Social Structure and Response to Ideological Currents, E. J. Brill, Leiden, 1978, P- 168
- 14- الشباب التونسي کے سرکردہ رکن علی باش حمہ تھے۔ علی باش ایک وکیل تھے۔ باش نے ترکی ہجرت کی اور 1918ء میں وہیں وفات پا گئے۔ دیکھیے: یوسف بن عبد الرحمن المرعشلی، نثر الجواهر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر، وبذیلہ: عقد الجواهر فی علماء الربع الأول من القرن الخامس عشر، دار المعرفة، بیروت، 2006م، ص: 737/1
- 15- محمود شاکر اسماعیل احمد یاغی الدكتور، تاریخ العالم الاسلامی الحديث والمعاصر قارة افريقية، دار المریخ للنشر، الرياض، 1993م، ص: 104/2

16- جمال الدین افغانی (1838ء-1897ء) افغانستان میں پیدا ہوئے۔ وحدت عالم سلام کے داعی تھے۔ آپ نے اسلامی ممالک کو مغربی اقتدار سے آزاد کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہندوستان، مصر اور ترکی کا سفر کیا۔ پیرس سے العروۃ الوثقی کے نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا۔ علامہ اقبال نے ان کی مساعی و نظریات کی بڑی تعریف کی ہے۔ دور جدید میں ان کی شخصیت متنازعہ قرار دی جا رہی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

اقبال ریویو، جمال الدین افغانی نمبر۔ - اردو کی برقی کتابیں

Retrieved December 2, 2017, from

<http://kitabn.urduLibrary.org/Pages/Afghani.html>

Al Waqia Magazine Retrieved December 2, 2017, from

<https://alwaqiamagazine.wordpress.com/2014/02/16/sayyid-jamal-ad-din-al-afghani-the-another-face/>

17- شیخ محمد عبدہ (1849ء-1905ء) مصر کے عالم دین اور فقیہ تھے۔ مصر کے جامعہ ازہر سے فراغت کے بعد وہاں مدرس مقرر ہوئے۔ اس کے بعد مصر کی جدید تعلیم کی درسگاہ جامعہ قاہرہ میں استاد مقرر ہوئے۔ وحدت عالم اسلامی کے حامی تھے۔ جمال الدین افغانی کے افکار سے متاثر تھے۔ 1882ء میں مصر سے جلاوطن کیے گئے۔ تصانیف میں رسالۃ التوحید اور تفسیر المنار مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

'Abduh, Muhammad (1849-1905) - Islamic Philosophy Online

Retrieved December 2, 2017, from

<http://www.muslimphilosophy.com/ip/rep/H049>

18- شکیب ارسلان (1869ء-1946ء) لبنان کے رہنے والے تھے۔ آپ شاعر اور ادیب تھے۔ امیرالبیان کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کو عربی، ترکی، فرانسیسی، اور جرمن زبان پر دسترس حاصل تھا۔ وحدت عالم اسلام کے داعی تھے۔ آپ کی تصانیف میں لماذا تأخر المسلمون وتقدم غیرہم اور عروۃ الاتحاد مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

العمامة - امیرالبیان شکیب ارسلان فی بلادنا

Retrieved December 2, 2017, from

http://www.al-amama.com/index.php?option=com_content&task=view&id=968

19- بشیر صفر (1865ء-1917ء) تونس کے عظیم مصلحین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ابو النہضۃ التونسیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ تونس کے اصلاحی اخبار الحاضرۃ میں لکھتے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے: محمد صالح الہرماسی، تونس: عروۃ منجزۃ و دور متجدد، دار المنہل، اردن، 2102ء، ص: 40؛ محمد الازہر الغربی، تونس رغم الاستعمار، دار المنہل، الاردن، 2103ء، ص: 134

20- ثروت صولت، تونس سبائیز ندگی اور قوم پرستیکادور، مجلفکر و نظر، جلد 2 نمبر 12، سال 1965ء، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص: 755-758

21- 25 جولائی 1957ء کو ملک کا نام جمہوریہ تونس رکھا گیا۔ دیکھیے: مجلۃ الأحوال الشخصية، ص: 2

22- محمد الامین باشا بائی (1881م-1962م) الامین بائی کے نام سے بھی مشہور تھے۔ تونس میں حسینی خاندان (قائم شدہ 1705م) کے آخری حکمران تھے۔ آپ الحبیب باشا کے بیٹے تھے۔ 1943م کو تونس کے بادشاہ مقرر ہوئے اور 1957م بادشاہت سے معزول ہو گئے۔ آپ کی آخری زندگی مصائب سے بھری بڑی ہے۔ دیکھیے:

Retrieved March 20, 2018, from

محمد-الامین-باي-آخر-بايات-تونس

23- احمد المستیری 1923ء کو تونس میں پیدا ہوئے۔ آپ وگالت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے۔ آپ تونس کے شہر المنستیر کے رہنے والے ہیں اسلئے اس کی نسبت سے آپ کو المنستیری کہتے ہیں۔ 1950ء میں تونس کے دستور پارٹی کے رکن بن گئے۔ 14 اپریل 1956ء کو تونس کے وزیر عدل و انصاف مقرر ہوئے۔ آپ کے چچا نے جب آپ کو اس عہدے پر فائز ہونے پر ملامت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے الشیخ جعیت کے مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشرعیہ کو نافذ کرنے کے لئے یہ عہدہ قبول کیا۔ دیکھیے:

40% من التونسيین يفضلون المستيري لرئاسة الحكومة - العربية نت ...

Retrieved March 19, 2018, from

<https://www.alarabiya.net/ar/north-africa/tunisia/2013/11/21/40-من-التونسيون-يفضلون-المستيري-لرئاسة-الحكومة.html>

24 [PDF] مجلۃ الأحوال الشخصية

Retrieved March 19, 2018, from

[http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/](http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/statut_personel_ar_1_12_2009.pdf)

statut_personel_ar_1_12_2009.pdf

code_

25- ساسی بن حلیمہ، قانون مدنی، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات في القانون المدني، جامعة تونس المنار، كلية الحقوق والعلوم السياسية بتونس، ص: 6

26- پروفیسر ایملگرامی Amel Grami یونیورسٹی آف منوبہ تونس میں پروفیسر ہیں۔ وہ عرب ممالک میں جنسی مساوات، عورتوں کے خلاف تشدد میں دلچسپی رکھتی ہے۔ انہوں نے عرب ممالک میں حقوق نسواں کی ترقی

کے حوالے سے کئی آرٹیکلز لکھے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عورتوں کے متعلق اسلام میں سختی حضرت عمرؓ کی ایجاد اور وضع ہے۔ اسلامی قانون کے حوالے سے ان کے گفتگو خاصہ، ممتاز ۶ برہدیکھیے:

University of Manouba Tunisia - Euro-Mediterranean Women's

Retrieved March 18, 2018, from

<https://www.euromedwomen.foundation/ng/en/profile/amelgrami>;

Amel Grami - YouTube -- ثوابت الاسلام والدستور : امال قرامی

Retrieved March 18, 2018, from

<https://www.youtube.com/watch?v=7QGWchCzpyM>

27 Amel Grami (2008) Gender Equality in Tunisia, British Journal of Middle Eastern Studies, 35:3,P-349

28 نصوص مہداتہ إلى النساء الاتحاديات. الحداد: ليس لي أن أقول بتعدد الزوجات.
Retrieved November 27, 2017, from

<https://www.goud.ma/56608-النساء-الاتحاديات-الحداد>

29 الزواج والطلاق والحجاب من وجهة نظر رواد التنوير الاسلامي في القرن العشرين.

Retrieved November 27, 2017, from

<https://www.altaghveer.info/2014/08/04/الزواج-والطلاق-والحجاب-من-وجهة-نظر-رواد-التنوير-الاسلامي-في-القرن-العشرين>

طاهر حداد - المعرفة 30

Retrieved November 27, 2017, from

<https://marefa.org/طاهر-حداد>

31 الطاهر الحداد: علم من أعلام الدفاع عن حقوق المرأة في تونس | أصوات وآراء
Retrieved November 27, 2017, from

<http://blogs.worldbank.org/arabvoices/ar/tahar-haddad-towering-figure-womens-rights-tunisia>

32 تونس کے اسلامی معاشرے میں ان کے نظریات کو ابتدا میں کفر والحاد سے تعبیر کیا گیا۔ جامعہ الزيتونہ کے ایک سکالر شیخ محمد صالح بن مراد نے اس کتاب کے جواب میں الحداد علی امرۃ الحداد نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں اس نے طاہر حداد کی تصنیف کو امت مسلمہ کے لئے باعث عار قرار دیا۔ اسی طرح الشیخ عمر البری نے سیف الحق علی من لا یری الحق نامی کتاب لکھی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

Retrieved November 27, 2017, from

<https://marefa.org/طاهر-حداد>

33 احمد بن ابی الضیاف (1802م-1874م) تونس کے ایک مورخ اور سیاسی شخصیت تھے۔ تونس کے وزیر خیر الدین کے معاون تھے۔ انہوں نے تونس کی سیاسی اصلاحات کے لئے کوششیں کیں۔ ان کے اساتذہ میں محمد بن الخوجہ، محمد الابی اور محمد المناع، مشہور ہیں۔ تاریخ میں، ان کے کتاب اتحاد اهل الزمان بأخبار ملوک تونس وعهد الأمان 8 جلدوں میں الدار العربیة تونس سے شائع ہوئی۔ دیکھیے: الصادق الزمرلی، اعلام تونسین، دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولى، 1988، ص: 71-75؛

ابن ابی الضیاف استثمر قربه من الحكام لتدوين الوقائع. "اتحاد اهل الزمان

Retrieved March 19, 2018, from

[http://daharchives.alhayat.com/issue_archive/Hayat%20INT/1999/3/1/ابن-أبي-الضياف-استثمر-قربه-من-الحكام-لتدوين-الوقائع-اتحاد-أهل-الزمان-مرجع-أساسي-لفهم-تاريخ-تونس.html](http://daharchives.alhayat.com/issue_archive/Hayat%20INT/1999/3/1/ابن-أبي-الضياف-استثمر-قربه-من-الحكام-لتدوين-الوقائع-اتحاد-أهل-الزمان-من-الحكام-لتدوين-الوقائع-اتحاد-أهل-الزمان-مرجع-أساسي-لفهم-تاريخ-تونس.html)

34 یہ رسالہ المصنف الشنوقی کی تحقیق کے ساتھ 1968ء میں شائع ہوئی۔ دیکھیے: محمد محفوظ (المتوفی: 1408 م)، تراجم المؤلفین التونسيین، دار الغرب الاسلامی، بیروت - لبنان، الطبعة: الثانية، 1994 م، ص: 268/3

35 الشیخ محمد السنوسی (1851م-1900م) تونس کے ایک عظیم عالم اور مصلح تھے۔ جامعہ الزيتونہ سے سبق پڑھا۔ 1870ء سے 1887ء تک الجامع الاعظم میں مدرس رہے۔ جامعہ الزيتونہ کے اکثر مدرسین اور شیوخ آپ کے شاگرد تھے۔ اسی طرح تونس کی عدالتوں کے اکثر قضاة آپ کے شاگرد تھے۔ ان کے چند تالیفات کے نام یہ ہیں: مجمع الدواوین التونسية، الرحلة الحجازية، الاستطلاعات البارسية، مسامرة الظرف بحسن، التعريف دیکھیے:

الشروق - اعلام الاصلاح: الشیخ محمد السنوسی 1851م 1900 م

Retrieved March 19, 2018, from

<http://www.alchourouk.com/118662/693/1/---اعلام-الاصلاح:الشيخ-محمد-السنوسي1851م---1900م>

36 محمد السنوسی کے اس رسالے کا عنوان تفتیح الأکام عن حقوق المرأة في الإسلام ہے۔ یہ بیغام فرانسیسی زبان میں ان کے بیٹے محی الدین اور بھانجے عبدالقادر القبائی نے کیا ہے۔ دیکھیے: تراجم المؤلفین التونسین، ص: 79/3

37 مجلة الأحوال الشخصية: حادثة، مساواة، شراكة

Retrieved March 19, 2018, from

<http://www.csp.tn/ar/index.php?id=1114>

38 شیخ محمد العزیز جعیط کا پورا نام الشیخ جعیط عبدالعزيز تھا۔ 1886ء میں تونس میں پیدا ہوئے ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ جامعہ الزيتونہ سے پڑھا اور فراغت کے بعد وہیں تدریس شروع کی۔ 1919ء میں بطور مالکی مفتی تقرری ہوئی۔ 1945ء میں شیخ الإسلام للمذہب المالکی کا لقب پایا۔ 1947ء میں وزیر عدل وانصاف بن

گئے۔ 1950ء میں اس سے مستعفی ہو گئے۔ 1960ء میں وفات پا گئے۔ آپ کے فتاویٰ جات زیادہ تر تیسیر اور مصلحت عامہ پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فتاویٰ جات کافی، متنازعہ ہیں۔ دیکھیے:

شیخ الإسلام محمد العزیز جعيط | موقع الإسلام في تونس

Retrieved March 18, 2018, from

<http://islamintunisie.com/?p=2450>

39 الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت

Retrieved March 18, 2018, from

<http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=23696>

40J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, Source: The International and Comparative Law Quarterly, Vol. 7, No. 2 (Apr., 1958), p-264, (Available online at: <http://www.jstor.org/stable/755498> Accessed: 20-03-2018 04:35 UTC)

41 اس کا ایک نسخہ مطبوعۃ الارادة تونس سے شائع ہوا ہے۔ اس حصے میں صرف عائلی قوانین کا ذکر ہے۔ جبکہ پورا مجلہ شائع نہیں ہوا ہے۔ البتہ حکومت کی تحویل میں موجود ہے۔ اس حصے کی پی ڈی ایف کاپی اس لنک پر موجود ہے:

جعيط - لائحة مجلة الأحكام الشرعية - قسم أحكام الأحوال الشخصية الشيخ .

Retrieved March 18, 2018, from: <http://www.abdelmagidzarrouki.com/2013-05-06-14-45-36/viewdownload/329-/66766->

42 الصاوي المالكي، أبو العباس أحمد بن محمد الخلوتي، بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف بحاشية الصاوي على الشرح الصغير دار المعارف، مصر، ص: 348/2

43 ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي، رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر- بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ - 1992م، ص: 153/3

44 مجلة الأحوال الشخصية [PDF]

Retrieved March 19, 2018, from

http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/statut_personel_ar_1_12_2009.pdf

code_

45 الشيخ محمد جعيط کے مرتب کردہ لائحة الاحكام الشرعية میں تعدد ازواج کی ممانعت کا ذکر نہیں۔ اسی طرح طلاق کے بارے بھی یہ مذکور نہیں ہے کہ قاضی کی موجودگی میں شوہر طلاق دے گا۔ دیکھیے: جعيط - لائحة مجلة الأحكام الشرعية، مطبوعة الارادة تونس

46 J. N. D. Anderson (1908-1994) کا پورا نام Sir James Norman Dalrymple Anderson تھا۔ عیسائی، مشنری اور ایک ذہین، اچھٹ تھے۔ مختلف اسلام، حکومتوں، کرسچن، رابر۔ برطانیہ میں، لائسنس، کالج اور کیمبرج یونیورسٹی، سر تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1932ء میں، مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں 8 سال گزارے۔ جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:

Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam ..

Retrieved March 21, 2018, from

<https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/>

47 J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-266

48 جسٹس Sandra Day O'Connor 1930ء کو ٹیکساس میں پیدا ہوئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سپریم کورٹ کے ایسوسی ایٹ جج رہ چکی ہے۔ 24 سال سروس کے بعد 2006 میں سپریم کورٹ سے ریٹائرڈ ہو گئی۔ امریکہ کی تاریخ میں اس عہدے پر کام کرنے والی اولین خاتون شمار ہوتی ہے۔ دیکھیے:

Sandra Day O'Connor Biography - Biography

Retrieved March 23, 2018, from

<https://www.biography.com/people/sandra-day-oconnor-9426834>

49 Mounira M. Charrad, FAMILY LAW REFORMS IN THE ARAB WORLD: TUNISIA and MOROCCO, Report for the United Nations Department of Economic and Social Affairs (UNDESA) Division for Social Policy and Development Expert Group Meeting, New York, 15 – 17 May 2012, P-2

50... والہمّ أخبار المرأة: الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي ---- (القرن 20...)

Retrieved March 25, 2018, from

<http://wonews.net/ar/index.php?ajax=preview&id=1433>

51- تلفیق Patching کا لغوی معنی کپڑے کے ایک ٹکڑے کو دوسرے کے ساتھ سی دینا۔ عرب لفقت الثوب اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کپڑے کے ایک ٹکڑے دوسرے ٹکڑے کے ساتھ دی دے۔ دیکھیے: ابن الہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت، ص: 135/6؛ لسان العرب، ص: 330/10

52۔ پروفیسر JOHN L. ESPOSITO جارج ٹاون یونیورسٹی میں شہزادہ ولید بن طلال سنٹر میں مذہب، بین الاقوامی تعلقات، اور اسلامیات کے استاد ہیں۔ 45 سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے چند تصانیف کے نام یہ ہیں: The Future of Islam, Who Speaks for Islam? What Everyone Needs to Know about Islam, تفصیل کے لئے دیکھیے:

John L. Esposito

Retrieved March 24, 2018, from

<https://www.sfcg.org/wp-content/uploads/bios/esposito.html>

53 John L. Esposito and Natana J. DeLong-Bas, 'Women in Muslim Family Law, Syracuse University Press, Syracuse, New York, 2001, P-67

54۔ عبدالباسط خان، ڈاکٹر، جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاکوہند کے اجتہادات، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص: 23

55۔ الغزالی، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي، المستصفی، تحقیق: محمد عبد السلام عبد الشافی، دار الکتب العلمیة، الطبعة: الأولى، 1413ھ - 1993م، ص: 374/1

56۔ القرافي، أبو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالكي، شرح تنقيح الفصول، المحقق: طه عبد الرؤوف سعد، شركة الطباعة الفنية المتحدة، الطبعة: الأولى، 1393ھ - 1973م، ص: 448/1

57۔ حاتم باي، الدكتور، الأصول الاجتهادية التي يبني عليها المذهب المالكي، الوعي الإسلامي، الكويت، 2011، ص: 416

58۔ محمود احمد غازي، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، ساتواں خطبہ، مقاصد شریعت اور اجتہاد، الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ص: 295

59۔ طاہر الحداد (1899م-1935م) کا پورا نام طاہر بن علی بن بلقاسم الحداد تھا۔ تونس کے دار الخلافہ تیونس میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد جامع الزيتونہ میں داخلہ لیا لیکن وہاں پڑھائی مکمل نہ کرسکا۔ مدرسہ سے نکلنے کے بعد مختلف اخبارات کے لئے لکھتے رہے۔ اپنے متنازعہ اراء کی بنا پر جب 1935ء میں وفات پاگئے تو ان کے جنازہ میں سوائے دوستوں اور رشتہ داروں کے کسی نے شرکت نہیں کی۔ دیکھیے:

الطاہر الحداد.. المسيرة والأثر - الجزيرة نت

Retrieved April 1, 2018, from

<http://www.aljazeera.net/news/cultureandart/2015/12/14/الطاہر-الحداد-المسيرة-والأثر>

60۔ محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، مقاصد الشريعة الإسلامية، المحقق: محمد الحبيب ابن الخوجة، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر، 1425ھ - 2004م، ص: 21/2

61۔ ڈاکٹر محمود احمد غازي 18 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن حفظ کیا اس کے بعد والد صاحب سے تھوڑی فارسی پڑھی۔ کراچی کے بڑے تعلیمی ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بھی کچھ عرصے زیر تعلیم رہے۔ وہاں سے والد حافظ محمد احمد صاحب کے ساتھ اسلام آباد منتقل ہو گئے۔ 1972ء میں جامعہ پنجاب سے ماسٹر کیا، اور پھر اسی یونیورسٹی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ آپ وفاقی وزیر مذہبی امور۔ صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے عہدوں پر فائز رہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ محاضرات بڑا مقبول ہوا۔ جس کی چھ جلدیں اہل علم کو متاثر کرچکی ہیں۔ ان میں سے ہر جلد 12 خطبوں پر مشتمل ہے، جن کے موضوعات یہ ہیں: قرآن، حدیث، سیرت، فقہ، شریعت، معیشت و تجارت، ڈاکٹر محمود احمد غازي کا 26 ستمبر 2010ء کو انتقال ہوا۔ دیکھیے:

ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ، جلد 22، شمارہ نمبر 2، 1، جنوری/فروری، 2011، خصوصی اشاعت بیاڈ ڈاکٹر محمود احمد غازي، ص: 18-25

62۔ محمود احمد غازي، ڈاکٹر، خطبات کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی۔ اے۔ 17/4، ناظم آباد نمبر 4، کراچی، ص: 121

- 63 Tyler Dickovick, Africa 2012, G - Reference, Information and Interdisciplinary Subjects Series, World Today Series. Africa, Rowman & Littlefield, 2012, P-63; A Guide to the Tunisian Legal System - GlobaLex, Retrieved November 20, 2017, from <http://www.nyulawglobal.org/globalex/Tunisia.html>
64. الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت Retrieved March 21, 2018, from <http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=23696>
- 65- J. N. D. Anderson (1994-1908) کا پورا نام Sir James Norman Dalrymple Anderson تھا۔ عیسائی مشنری اور ایک ذہین ایجنٹ تھے۔ مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1932ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں 8 سال گزارے۔ جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:
- Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam .. Retrieved March 21, 2018, from <https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/>
- 66- J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-266
- 67- متنبی کا مطب ہے کسی دوسرے شخص کی اولاد کو اپنی اولاد بنانا جس کو عرف عام میں لے پالک کہتے ہیں۔ یہ رواج دور جاہلیت میں بعثت نبوی سے قبل تھا، جو شخص اپنے بچے کے علاوہ کسی کو منہ بولا بیٹا بناتا تو اسے اپنی جانب منسوب کرتا، اسے وراثت میں حصہ دیتا، اور اپنی بیوی اور بیٹیوں سے خلوت کی اجازت دیتا، اور باپ پر اپنے لے پالک کی بیوی حرام ہوتی۔ خلاصہ کلام یہ کہ لے پالک اولاد تمام معاملات میں حقیقی اولاد کی طرح سمجھی جاتی تھی، اسلام نے اس رسم کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ دیکھیے: الأحزاب 33: 5؛ محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، التحرير والتنوير «تحرير المعنى السديد»، الدار التونسية للنشر - تونس، 1984، ص: 263/21، 263
- 68- قانون مدني، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات في القانون المدني، ص: 8
- 69 Avocat Tunisie, Avocat en Tunisie مجلة الأحوال الشخصية - Retrieved March 21, 2018, from <http://maitreimennasri.over-blog.com/article-61092977.html>
70. Fatima Sadiqi, Moha Ennaji, Women in the Middle East and North Africa: Agents of Change, Routledge, 2013, P-108; Kathryn M. Yount, Hoda Rashad, Family in the Middle East: Ideational Change in Egypt, Iran and Tunisia, Routledge, 2008, P-120
- 71 Zahia Smail Salhi, Gender and Diversity in the Middle East and North Africa, Routledge, 2013, P- 59
- 72 مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس Retrieved November 20, 2017, from <http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel95>
- 73- فرنك فرانس کی کرنسی ہے دولاکھ چالیس ہزار فرنک 43104 یوایس ڈالر کے برابر ہے۔ دیکھیے: FRF | French Franc | OANDA, Retrieved November 20, 2017, from <https://www.oanda.com/currency/iso-currency-codes/FRF>
- 74 مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved November 20, 2017, from

http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel__95

75 The International Bank for Reconstruction and Development / The World Bank 1818 H Street NW Washington DC 20433 ,world development report 2012: Gender Equality and Development, P-353

76- المجلة الأحوال الشخصية، الكتاب الخامس، الفصل 56، ص:13(مجلة آن لائن کاپی کے لئے دیکھیے):

مجلة الأحوال الشخصية [PDF]

Retrieved March 19, 2018, from

http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/statut_personel_ar_1_12_2009.pdf code_

77مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved March 21, 2018, from

http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel__95

78- تونس تلغي قانونا يحظر زواج المسلمة بغير المسلم - الجزيرة نت

Retrieved April 8, 2018, from

<http://www.aljazeera.net/news/arabic/2017/9/14/تونس-تلغي-قانونا-يحظر-زواج-المسلمة-بغير-المسلم>

79- النساء 4: 3

80- البخاری ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحيح ، كتاب النكاح، باب بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوْ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّ أَوْ الْحَرْبِيِّ، دار

طوق النجاة، 1422هـ، ص:49/7

81- جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاکوہند کے اجتہادات، ص: 288